آرزوئے خاک سے نورِ یقین تک

از قلم جویریہ اکبر

NOVEL HUT

All rights are reserved by the author , you can't copy or steal any of the scenes written in this novel . If you do so, serious action will be taken .

NOVEL HUT

JazakAllah

حرفِ آغاز

ایک ایسا جہاں جہاں اس دنیا سا شور نہیں، جہاں پھول ہیں، جانور ہیں چمکتے
ستارے ہیں اور بس ایک
مخلص انسان اس بے سکون دنیا سے دور۔ اسی جہاں میں رہنے والی ایک لڑکی - مہام احمر
- ایک ایسی لڑکی جو حقیقت سے میلوں دور اپنی دنیا میں جیتی تھی۔ اُس حسین دنیا میں ایک
شہزادہ بھی تھا، وہی جو گھڑسواری کرتا تھا، جو اُس کے لیے پھول
توڑتا تھا۔ وہی شہزادہ جس کا نام جبران تھا۔

جبران زوبیر - جو حقیقت پسند تھا، جسے شور سے کوفت ہوتی تھی، مگر خاموشی بھی اسے
راس نہ آئی۔ جو اپنی جان سے بھی زیادہ اُس لڑکی کی پرواہ کرتا جو اُس کی محبت تھی۔ وہی
محبت جس نے اُسے زندہ رکھا تھا، ورنہ وہ کب کا مرچکا ہوتا۔ حذیفہ زوہیر - جو جانتا تھا کہ
اپنے بھائی کی حفاظت کیسے کرنی ہے۔ جسے دنیا کی پرواہ نہ تھی وہ ایک ایسی لڑکی سے محبت

کرتا تھا جس کے لیے اس کی عزت محبت سے بڑھ کر تھی۔ ادینہ شاہ جسے محبت سے خوف تھا۔ جس سے کیا گیا وعدہ کبھی کسی نے پورا نہیں کیا تھا۔ جسے زندگی نے ایسے راہِ بے حساب پر لا کھڑا کیا کہ جس پر چل کر وہ دنیا تو جیت جاتی مگر محبت ہار جاتی۔ اس جہاں میں کہاں وہ اکیلی تھی، مگر ایک بار پھر تنہا رہ جاتی۔

NOVEL HUT

پیش لفظ

ان سب نے آرزو کی بے وقت سی، خاک کی ایک طویل سفر تھا خاکِ آرزو سے نورِ یقین تک۔ اس ناول کو شروع کرنے سے پہلے میں چند الفاظ کہنا چاہوں گی-چند جذبات جو میرے دل کی گہرائیوں

نکلے ہیں۔ یہ میری تحریر کردہ پہلی کاوش ہے، ایک ایسا خواب جو لفظوں کی صورت حقیقت میں ڈھلا ہے۔

اس کہانی کا آغاز اس کے انجام سے بالکل مختلف جیسے کوئی اجنبی راہ جس کا ہر موڑ ایک نیا راز کھولتا ہو۔ یہ محض ایک داستان نہیں بلکہ میرے قلم سے نکلی ہوئی وہ دھڑکن ہے جو جذبوں کی روشنائی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ہر لفظ میں ایک احساس چھپا ہے، ہر سطر میں ایک کہانی سانس لے رہی ہے۔ یہ صرف کاغذ پر بکھرے الفاظ نہیں، بلکہ میری روح کی

NOVEL HUT

سرگوشیاں ہیں وہ سرگوشیاں جو شاید آپ کے دل کی پرتوں کو بھی چھو جائیں۔
یہ ناول ایک سفر ہے محبت، درد خوابوں اور حقیقتوں کے سنگم کا سفر۔ امید ہے کہ یہ
کہانی آپ کے احساسات کے دریچوں میں کوئی چراغ جلا سکے، کوئی بازگشت چھوڑ سکے۔

NOVEL HUT

بابِ اول

"جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اسے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کی پہلی ضرورت ماں ہوتی ہے، آنکھیں کھول کر دیکھنے کے لیے۔ باپ کے سہارے کی ضرورت، اس کا ہاتھ تھام کر چلنے کے لیے۔ بھائی بہن کی ضرورت سچی رشتوں کو سمجھنے کے لیے۔ پھر کہیں جا کر 10-15 سال کی عمر میں دوستوں کی اہمیت سمجھ آتی ہے۔ صحیح اور غلط میں فرق سمجھ آتا ہے۔

NOVEL HUT

یہ جو ٹین ایج ہوتی ہے، اس میں انسان کی ضروریات بدل جاتی ہیں۔ جیسے جیسے یہ سمجھ آتا ہے کہ فیملی کا زندگی میں کیا کردار ہے۔ اور اگر آپ مڈل کلاس فیملی سے ہیں، جہاں آپ کے والدین ورکنگ ہوں، تو آپ ضرورت اور خواہش میں فرق کرنا سیکھ جاتے ہیں۔

اس عمر میں آپ کی بنیادی ضروریات کی فہرست میں سب سے پہلے اعتماد، بھروسہ یقین سپورٹ، اور بہت کچھ آتا ہے... محبت ضروری ہوتی ہے، لیکن یہ ضروریات کی فہرست میں بہت دور دکھائی دیتی ہے۔ کیونکہ جس انسان کو بچپن سے ہی اپنی فیملی کی طرف سے محبت اور سپورٹ ملی ہو، وہ فوری طور پر اس کی خواہش نہیں کرتے بلکہ اعتماد اور بھروسے کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ انہیں کوئی ایسا چاہیے ہوتا ہے جو انہیں یہ کہے کہ وہ ہر چیز جو انہیں پسند ہے کر سکتے ہیں اور اپنے خوابوں تک پہنچنے والے راستے خود تلاش کر سکتے ہیں۔

ہاں، لیکن ایک بہتر زندگی گزارنے کے لیے ایک ضروری تعلق سے جڑے ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ وہ تعلق اپنے رب سے ہوتا ہے، ایک ایسا سچا ناتا جو ہمارا اپنے رب سے ہے۔ ایک کبھی نہ بھولنے والا وعدہ جو آپ نے اپنے اللہ سے کیا تھا دنیا میں آنے سے صدیوں پہلے۔

اسی کی عبادت اور خوشنودی کے لیے زندگی گزارنے کا وعدہ جوانی کی پہلی منزل وہ

ساری باغی خواہشات کو دل میں ڈالنے والے شیطان کی پہلی کوشش شروع میں یہ چمکدار دنیا بہت اچھی لگتی ہے، لیکن جیسے ہم چمک سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ اصل میں بس دھند ہوتی ہے، ایسی دھند جو شیطان دکھاتا ہے۔ اور ہم خوش ہو رہے ہوتے ہیں، بڑے مزے سے کہتے ہیں این جائنگ ٹو دی فُلِسٹ کہیں پیچھے کھڑا شیطان ہم پر ہنس رہا ہوتا ہے اور کہتا ہے، "کتنا ہی آسان ہے اس مٹی کے بنے بندے کو بہکانا، بس تھوڑی سی جعلی دنیا ہاتھ میں لے کر خوش ہو جاتا ہے۔"

نفس پر قابو تب آتا ہے جب انسان کو پتہ ہو کہ نفس کی پیروی بس ایک دلدل کا سفر ہے، جتنا چلو گے، گرتے ہی چلے جاؤ گے ۔ نفسانی خواہشات کو کبھی اللہ کے احکامات پر ترجیح نہیں ،دینی، یہ سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ اللہ اور اس کے پیغمبر کی محبت اور خوف دل میں ڈالنا ضروری ہوتا ہے۔ محبت ان کے اخلاق ان کے احکامات سے، اور خوف ان کی ناراضگی سے، سے بے وفائی سے، اُس دن سے جب ہم انجانے میں سب کے سامنے اپنے ہر علانیہ اور پوشیدہ کیے ہوئے اللہ گناہوں کا اعتراف کر رہے

ہوں گے۔"

وہ ایک بڑی تعداد میں بیٹھے لوگوں کو دیکھ کر بول رہی تھی، ہر کوئی اسے سن رہا تھا۔ اس کی آنکھیں کچھ لفظ ادا کرتے ہوئے بھیگ جاتی تھیں

NOVEL HUT

بران، حمید وہ 14 سال کا بچہ، صاف رنگت اور اچھی صحت کی وجہ سے اپنی عمر سے بڑا دکھائی دیتا تھا اور اس کے چہرے پر سچائی اور سمجھداری خود بخود ظاہر ہوتی تھی۔ وہ نہ صرف قد و قامت میں بلکہ ذہنیت میں بھی اپنی عمر سے زیادہ پختہ تھا۔ جبران جس کا مطلب ہے بہادر اور نڈر، یہ دونوں خصوصیات اس کی شخصیت پر خوب جچتی تھیں۔ گھر اور اسکول میں سب اسے "فادی" کہہ کر بلاتے تھے، کیونکہ اس کی امی اسے بچپن سے

اسی نام سے پکارتیں تھیں۔ایک دن اس نے اپنی امی سے پوچھا: آپ" مجھے فادی کیوں کہتی ہیں؟" تو سائقہ زوہیر نے ایک نرم مسکراہٹ کے ساتھ، آنکھیں چھوٹی کر کے جواب دیا: کیونکہ تم میرے سب سے پیارے بیٹے ہو نا۔" وہ سمجھ کر مسکرا دیا۔

حذیفہ، فادی سے دو سال بڑا تھا اور دونوں کا مزاج بہت مختلف تھا۔

دور تک پھیلی اینٹوں کی سڑک، جس کے ایک طرف ندی زور و شور سے بہہ رہی تھی اور دوسری جانب چھوٹی چھوٹی دکانیں سجی ہوئی تھیں۔ شام کے وقت سب دکاندار جوش و خروش سے کام کر رہے تھے۔ کچھ دکانیں سویٹرز کی تھیں کچھ جوتے چپلوں کی اور کچھ کیفے لوگوں سے بھرے ہوئے تھے۔ وہ ہاتھ باندھے چل رہی تھی اور جیسے ہی سڑک پار کرنے لگی، اچانک ایک گاڑی کی تیز روشنی اور پیپی پیبی کی آواز نے اسے چونکا دیا۔ اس نے فوراً آنکھیں بند کر لیں بازو خود سے لپیٹے اور پیچھے بیٹھ گئی۔ جب آنکھیں

کھولیں، تو وہ اپنے کمرے میں بستر پر نیند سے بیدار ہو رہی تھی۔

"اوہ اللہ..." وہ بڑبڑائی اور اپنے بالوں کو جوڑے میں باندھتے ہوئے کمرے سے نکل آئی۔

صحن میں جاتے ہوئے، اس کی امی نے پیچھے سے آواز دے کر گویا آگاہ کیا
تمہاری عفت چچی آئی ہیں۔"

وہ جیسے ٹھٹک کر رکی اور دہرایا
"عفت چچی؟ ضرور انہیں روہیل کی کوئی شکایت ملی ہوگی، ہے نا امی؟" ماہا، جو مزاحیہ انداز میں اپنی امی سے بات کر رہی تھی، امی نے مسکرا کر جواب دیا
"اور نہیں تو کیا کہتی ہیں کہ روہیل ہر وقت دوستوں کے ساتھ بائیک دوڑاتا پھرتا ہے، اور ایک زید ہے جو ضرورت سے زیادہ گھر سے باہر بھی نہیں نکلتا۔ میں بس چپ

چاپ ان کی سنتی رہی، اب کچھ کہتی تو تمہارے بابا کو میری بات بری لگتی۔ اب کیا زید کا تو کچھ چھپا ہوا ہے؟"

ماہا نے لاپرواہی سے کہا:

چھوڑیں ، امی چچی کی تو عادت ہے۔ میں نہا کر آتی ہوں، آپ ناشتہ بنا دیں آج میرا لیچی جوس پینے بہت دل کر رہا ہے۔" یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے لباس کے ساتھ میچنگ ائیر رنگز منتخب کر رہی تھی۔

"ماہا، تم تیار ہو؟"

فادی نے دروازے پر دستک دیتے ہوئے آواز دی۔ آج اس کی یونیورسٹی کا پہلا دن تھا اور وہ چاہتی تھی کہ فادی اسے ڈراپ کرے۔

"میری 2:30 پر کلاس ختم ہو جائے گی، میں چاہتی ہوں کہ تم وقت پر آؤ۔"

"اوکے، ویٹ... کیا؟ میں معذرت چاہتا ہوں، لیکن میری 3 بجے میٹنگ ہے، تو تم کیب کر لینا ٹھیک ہے؟"

ہیں...؟ نو وے تم ہی آرہے ہو!

یہ کہہ کر وہ دروازہ زور سے بند کر کے چلی گئی، اور فادی بس مسکرا کر رہ گیا۔

وہ شام کے وقت کچن سے صحن میں نکلنے والے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ پچھلے 10 منٹ سے ماہا مسلسل بول رہی تھی اور فادی کبھی مسکراتا تو کبھی چھیڑنے کے لیے منہ بناتا۔

"ماہا، مجھے لگتا ہے کہ اب تمہیں حجاب لینا چاہیے۔"

اور وہ کیوں؟"

اس نے نا سمجھی سے کہا۔

تمہاری" ہائی اسکول تک تو ٹھیک تھا، لیکن اب تم کو ایجوکیشن میں ہو، اور تمہیں نہیں لگتا کہ وہاں بہت بے پردگی ہے؟"

NOVEL HUT

"تمہیں نہیں لگتا کہ تم کچھ زیادہ ہی سوچ رہے ہو؟" ادینہ نے اسی انداز میں پلٹ کر سوال کر دیا۔

چلو، کم از کم اسکارف تو لے ہی سکتی ہو انا... نا..." فادی نے ایک اور کوشش کی لیکن اس نے فوراً بات کاٹ کر نیا موضوع چھیڑ دیا۔

NOVEL HUT

ہال میں زوہیر تایا اور سائقہ تائی آئے تھے۔ وہ اپنے کمرے سے نکلنے ہی والی تھی کہ اس نے تایا جان کی آواز سنی فادی" دو مہینے بعد امریکہ جا رہا ہے، اسے جرنلزم میں مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی ہے۔ تم نے تو دیکھا ہی ہے کہ فادی اور ماہا کی دوستی کیسی ہے۔ تم

سوچ کر بتاؤ، ہم چاہتے ہیں کہ فادی اور ماہا کا کم از کم نکاح مہینے کے آخر میں کر دیا جائے۔"

انہوں نے بہت سمجھداری سے بات کی تھی اور ماہا نے کبھی اپنے بابا اور تایا کو اتنا سنجیدہ اور رسمی ہوتے نہیں دیکھا تھا۔

یہ سنتے ہی وہ فوراً اپنے کمرے میں پلٹی اور بڑبڑائی فادی۔

"فادی...."

پھر اچانک اسے احساس ہوا کہ وہ مسکرا رہی تھی۔

NOVEL HUT

اب ایک بات بتاؤ..."

"پوچھو..."

تمہیں کبھی کوئی لڑکی پسند آئی؟"

وہ نظریں چراتے ہوئے بولی۔

"آئی ہے نا۔"

وہ ہنس کر بولا۔

"کون؟"

NOVEL HUT

اب وہ تجسس سے پوچھنے لگی۔

"تم"

جواب مختصر تھا، لیکن وہ یہ سن کریوں آنکھیں ملائیں جیسے یہی سننا تھا، مگر امید نہیں تھی۔ کچھ لمحے بعد ہوش میں آکر بولی۔

"نہیں نا، سچ بتاؤ۔"

"اچھا، یہ بتاؤ تمہیں کیسی لڑکیاں پسند ہیں؟

اب اسے امید تھی کہ وہ اس جیسی ہی کہے گا۔

NOVEL HUT

سچ بولوں؟ میں نہیں جانتا۔

وہ بڑبڑایا۔

"تم کہتے ہو یا..."

وہ جیسے اسے دھمکا رہی تھی۔

NOVEL HUT

اچھا، سوچنے دو... سادہ، میٹھی، سمجھدار اور سب سے اہم ایک نیک اور دین پر عمل کرنے والی مسلمان لڑکی۔" یہ سن کر اس کا چہرہ چاند کی طرح بادلوں میں چھپ گیا۔

اگر وہ نیک اور دین پر عمل کرنے والی نہ ہو تو...؟ یہ سوال اس نے کیوں کیا، وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔ سوال کر کے وہ خود کو بے وقوف محسوس کر رہی

تھی۔

وہ کالج کے کانفرنس ہال میں بیٹھے تھے۔ آج وہاں ڈاکٹر ابوبکر شفیق مہمان خصوصی کے طور پر مدعو تھے۔ وہ بھارت کے مشہور و معروف اور عوام کے لیے بے حد مخلص بزرگ شخص تھے۔ ان کے چہرے پر ایسی سچائی اور وقار تھا کہ کوئی بھی نوجوان ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ وہ کئی پروگرامز میں اپنی کامیابی کی کہانی سناتے اور آج بھی وہی کر رہے تھے. ماہا انہیں سن رہی تھی، لیکن ان الفاظ کو سمجھ نہیں رہی تھی، بلکہ سمجھنا بھی نہیں چاہتی تھی۔ کانفرنس ہال سے نکلتے ہوئے نور ڈاکٹر ابوبکر کی ہر بات دہرا کر ماہا سے کہہ رہی تھی۔ "تمہیں سننا چاہیے تھا ! " مگر ماہا اپنے فون میں مگن گیٹ کی طرف جا رہی تھی۔

اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے گیٹ کے بائیں جانب کھڑی گاڑی میں بیٹھے شخص کو دیکھا، اور اس کے ذہن میں کئی خدشات نے گھیر لیا۔

یہ یہاں کیوں؟!"

(جاری ہے)

NOVEL HUT

CONTACT THE AUTHOR

If you want to contact the author we will mention her

instagram here.

Novel-hut at your service

JazakAllah

NOVEL HUT

Writer's instagram: Jaweria Akbar